فون نمبر ۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۹ وفا ۱۳۴۵ھش ۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۹ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی راہ میں پیش آنیوالے ابتلاؤں اور مصائب کو رنج اور تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو

اللہ تعالیٰ ابتلا اور مصائب ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے

"اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روز سے چند آخر کار با خداوند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کرلی۔ انسان بہت بڑی ذمہ واریاں لے کر آتا ہے۔ اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔ اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج اور تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلیف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دیں۔ مولوی رومی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود ❊ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ جب مومن مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اس پر دکھ اور ابتلا آویں اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قریب موت سمجھتا ہے اور جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمتِ الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے۔ اور قلنا یا نار کونی بردا و سلما کا حکم ہوتا ہے۔ اصل اور آخری بات یہی ہے مگر نہ شنیدہ کہ

خدا داری چہ غم داری" (بحر العرفان ص ۲۷ تا ص ۲۷)

اخبار احمدیہ

—● مری ہلز ۷ جولائی بوقت ۹½ بجے شب - بذریعہ فون
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—● ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم سید مسعود احمد صاحب کو مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۶ء بروز چہارشنبہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے والدین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔
آمین اللّٰھم آمین

—● جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء کو شالیمار ایکسپریس کے ذریعہ کراچی تشریف لے جا رہے ہیں جہاں آپ کچھ عرصہ قیام فرمائیں گے۔
۲۵ جولائی تک آپ کی ڈاک کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔
معرفت ملک مبارک احمد صاحب
۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی ۲
(مہتمم مرکزیہ)

—● ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں آئندہ سے دفتر کے اوقات میں ٹیکے نہیں لگیں گے۔ ٹیکے صرف شام کو ½۶ بجے سے پونے سات بجے تک دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ہوا کریں گے۔ چیچک کے علاوہ ٹائیفائڈ کے ٹیکے بھی اسی وقت ہوں گے احباب سے درخواست ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ٹیکہ لگوالیں۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو بخار تو اب نہیں ہے مگر کمزوری بہت بڑھ گئی ہے گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے بعض اوقات نیند نہیں آتی۔
احباب خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جولائی ۱۹۶۶ء

دیگراں را نصیحت .....

(۲)

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ہم نے ہفت روزہ "المنبر" کے ایک اداریہ کا اقتباس نقل کیا ہے اور اپنے اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ کس طرح یہ لوگ دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے متعلق خود وہی کردار دکھاتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک بھی قابل مذمت ہے۔ الفضل کا متذکرہ اداریہ محض یاد دہانی کے لئے لکھا گیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے اصول پر جماعت احمدیہ کے تعلق میں بھی عمل کریں۔ ملک میں امن کے قیام کے نقطۂ نظر سے یہ نہایت ضروری ہے۔

یہ درست ہے کہ ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اختلاف ہے مگر خود المنبر کے اداریہ سے ظاہر ہے کہ مدیر محترم کے نزدیک جو لوگ مخاطب ہیں۔ ان میں بھی باہم سخت اختلافات ہیں۔ ورنہ وہ الفاظ لکھنے کی انہیں ضرورت نہ ہوتی جو انہوں نے لکھے ہیں۔

مدیر محترم نے اپنے اس اداریہ میں جو حقائق بیان کئے ہیں اور اس کا جو علاج بتایا ہے وہ قابل غور ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ

"یہ حالات ایسے نہیں کہ غبی سے غبی تر آدمی ان پر غور کے بعد اس نتیجہ تک نہ پہنچے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کارفرما ہے جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے۔ اور مدبّر و آقا بھی ہے۔ اور اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کا کوئی قانون ہے۔ تو پھر بلاشبہ اس کے قانون کی یہ دفعہ بھی اس کی کتاب برحق میں لکھی ہوئی ہے۔

ظهر الفساد فی البرّ و البحر بما کسبت ایدی الناس

بحر و بر میں فساد پھیلا ہے لوگوں کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے ہے۔"

(المنبر لائل پور یکم جولائی ۱۹۶۶ء)

افسوس یہی ہے کہ یہ صاحب جب جماعت احمدیہ پر الزام تراشی کرتے ہیں تو ان سب حقائق کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اگر ان دوست کو اللہ تعالےٰ کی قدرت پر اتنا ہی پختہ ایمان ہے اور وہ مانتے ہیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کارفرما ہے تو انہیں یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ جو کچھ کر رہی ہے اس میں بھی قادر مطلق کا ہاتھ کارفرما ہے۔

المنبر کے مدیر محترم تسلیم کرتے ہیں کہ آج دنیا کی خاص کر مسلمانوں کی وہی حالت ہے جس کو قرآن کریم نے

ظهر الفساد فی البرّ و البحر بما کسبت ایدی الناس

کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کا ذکر کر کے لکھا ہے:۔

"ان حالات میں راہ فلاح و نجات کیا ہے؟ یقین کیجئے نہ آمریت ہماری اصلاح کے لئے موثر ہے نہ بحالی جمہوریت سے ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ نہ معیشت کی فراوانی سے ہمارے دکھوں کا مداوا ہو گا۔ نہ سیاسی تحریکات سے ہم کھوئے ہوئے سکون کو اطمینان حاصل کر پائیں گے۔ اور نہ ہی مذہبی مناقشات و مباحثات اور مذہبی رجائیت ہماری بگڑی کو بنانے کا ذریعہ بنے گی۔" (المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء صہ)

اس اقتباس میں مدیر محترم نے سب کچھ بیان کر دیا ہے۔ مگر وہ یہ سب کچھ بیان کرنے کے باوجود بھی حقیقت کو سمجھنے سے عاری ہیں۔ آپ یہ تو مانتے ہیں کہ

"ہماری حالت تقریباً وہی ہے جو دور جاہلیت کے ان مسلمانوں سے امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے۔ کہلاتے جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور و پابندی سے آزاد تھے اور پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللہ و احباء ہٗ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا۔ اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہو گا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔"

(المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء صہ)

مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ایسی حالت ہو جاتی ہے تو انسانی تدابیر بے کار ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی آڑے آتا ہے۔ وہ خود اس کام کو کرتا ہے۔ اور اپنی سنت کے مطابق کسی فرستادہ کو کھڑا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے لیکچر احمدیت کا پیغام میں وضاحت کی ہے۔

"پس ضروری تھا کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا وہ کوئی ہوتا مگر آنا ضرور تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آدمؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ نوحؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ ابراہیمؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ موسیٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ عیسیٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ لیکن سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں خرابی پیدا ہو تو خدا تعالےٰ اس کی خبر نہ لے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق تو یہ پیشگوئی تھی۔ کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے آپؐ کی امت میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث ہوا کرے گا۔ کیا کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجددین ظاہر ہوتے رہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ

ان اللہ یبعث لهذه الامة علیٰ رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها۔ (ابوداؤد جلد ۲ صہ۲۴۱)

لیکن اس عظیم الشان فتنہ کے موقعہ پر جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا میں انبیاء آنے لگے ہیں۔ وہ اس فتنہ کی خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ کوئی مامور نہ آئے کوئی ہادی نہ آئے۔ کوئی راہ نما نہ آئے۔ مسلمانوں کو دین حقہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہ کی جائے۔ مسلمانوں کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں سے نکالنے کے لئے آسمان سے کوئی رسی نہ گرائی جائے۔ وہ خدا جو ابتدائے عالم سے اپنے رحم و کرم کے نمونے دکھاتا چلا آیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کے رحم اور کرم کے دریا میں مزید جوش پیدا ہو گیا ہے نہ کہ اس کا رحم اور کرم مٹ گئے ہیں۔"

(احمدیت کا پیغام صہ۳۳-۳۴)

خود المنبر کے مدیر محترم فرماتے ہیں:۔

"اور وہ تھا' ایمان خدا کی وحدانیت' اس کی صفات اس کے حضور جوابدہی' اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان — اور یقین' اس کے وعدوں پر' اس کے ارشادات کے برحق اور قطعی ذریعہ نجات ہونے پر یقین۔" (المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء صہ)

سوال یہ ہے کہ کیا مدیر محترم کو اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ پر یقین ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون

کیا آپکو یقین ہے کہ

ان اللہ یبعث لهذه الامة علیٰ رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها

کیا آپکو ان احادیث پر یقین ہے۔ جن میں دجال کے خروج اور الامام المهدی اور مسیح ابن مریم کے ظہور کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔

اگر آپ کو یقین ہے تو یقین کیجئے کہ ہم نے انہی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہ آنے والا امام مان لیا ہے۔ یہ مسئلہ حقیقی ہے باقی سب فروعات ہیں۔ اس طرح ہمارا حق الیقین بن گیا ہے۔ اور آپ ورطۂ تذبذب میں پڑے غوطے کھا رہے ہیں۔ ہم ایک فعال جماعت بن گئے ہیں اور آپ کو نشان راہ کی بھی پہچان نہیں ہو سکی:

خطبہ نکاح

ہمیشہ اور ہر موقع پر تقوے کو ملحوظ رکھو

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ یکم جولائی ۶۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

۱۔ طاہرہ نگہت صاحبہ بنت محترم راجہ علی محمد صاحب (ریٹائرڈ افسر مال) سابق ناظر بیت المال ہمراہ مکرم سید حمید احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب دہلوی بعوض ۶ ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ مکرم رفیق احمد صاحب ابن محترم خان صاحب مولوی فرزند علی مرحوم سابق ناظر بیت المال ہمراہ صالحہ وسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد خان صاحب حال شیخوپورہ بعوض ۸ ہزار روپیہ مہر۔

اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم ہمیں بار بار

تقویٰ کے اختیار کرنے کا حکم

دیتا ہے۔ اسی لئے کہ تقوےٰ ہمارے مذہب میں ایک بنیادی چیز ہے جس کی طرف مومنوں کو ہمیشہ اور ہر موقع پر توجہ دلانا ضروری ہے۔

تقوےٰ کے معنے ہیں کہ انسان برائیوں بدیوں اور نواہی سے اس نیت سے بچے کہ کہیں اس کا رب اور اس کا پیدا کرنے والا اس سے ناراض نہ ہو جائے اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنانے والا ہو۔ اس میں

ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھال بنانے کا جو تصوّر ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم۔ ہمارے اعمال۔ ہماری نیات اور ہمارے خیالات سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی ڈھال کے پیچھے پناہ لینے والے ہوں جس زمانہ میں تیر و تفنگ کی جنگ ہوا کرتی تھی۔ اس وقت اگر ایک جنگجو اور بہادر انسان میدانِ جنگ میں جبکہ ہر طرف تیر چل رہے ہوتے تھے اپنے جسم کے ایک حصّہ کو ڈھال کے پیچھے رکھتا اور دوسرے حصّہ کو دشمن کے سامنے ننگا رکھتا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت کے منہ میں ڈال رہا ہوتا۔ ڈھال کا تصوّر یہی ہے کہ انسان پورے کا پورا اس کے پیچھے آجائے اور اس کے جسم کا کوئی حصہ ننگا نہ ہو کیونکہ اس کا وہ حصہ جو ننگا ہے اس کے لئے ہلاکت اور خطرہ کا موجب بن سکتا ہے۔

نکاح اور شادی کے موقع پر

ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنانے کی طرف توجہ دلا کر بتایا جاتا ہے کہ شادی اور شادی کے نتیجہ میں بننے والے رشتہ داروں کے تعلقات کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال میں اور پھر اپنی سُنّت سے ہمیں بہت سے سبق دئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں کیونکہ اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں گے تو ہم فتنوں۔ فساد۔ شیطانی وسوسوں اور برائیوں سے بچ جائیں گے اور ہم اپنی زندگی کے ہر لحاظ میں خوش و خرم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس کی توفیق عطا کرتا ہے تاکہ ہم سارے کے سارے ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کو ڈھال بنانے والے ہوں اور ہمارے جسموں۔ ہماری روحوں۔ ہمارے ذہنوں اور ہمارے دلوں کا کوئی حصہ شیطان کے سامنے نہ ہو کہ وہ ہم پر وار کرکے ہمیں ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دے۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور ان

دونوں نکاحوں کا تعلق

ہمارے ایک ایک سابق ناظر صاحب بیت المال سے ہے۔ ایک نکاح تو عزیزہ طاہرہ نگہت صاحبہ بنت محترم راجہ علی محمد صاحب سابق ناظر بیت المال کا ہے۔ یہ نکاح مکرم سیّد حمید احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب دہلوی کے ساتھ بعوض ۶ ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے عزیزہ طاہرہ نگہت

محترم راجہ علی محمد صاحب

سابق ناظر بیت المال کی صاحبزادی ہیں۔ راجہ صاحب محترم نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے اور ہر احمدی جس نے جماعت کی تاریخ کا علم حاصل کیا ہو اور وہ قربانی کرنے والوں کی زندگی کا مطالعہ کرتا رہا ہو اُسے خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے آج موقعہ عطا فرمایا ہے کہ وہ دعا کے ذریعہ ان بزرگوں کی تھوڑی بہت خدمت کرنے کے قابل ہو رہا ہے۔

دوسرا نکاح جس کا اعلان کرنے کے لئے مَیں آج کھڑا ہوا ہوں شیخ رفیق احمد صاحب ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال کا ہے جو صالحہ وسیم صاحبہ بنت چوہدری رشید احمد خان صاحب حال شیخوپورہ کے ہمراہ آٹھ ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے جیسا کہ دوست جانتے ہیں

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم

گورنمنٹ کی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق پانے والے بزرگ ہیں اور عملاً انہوں نے سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے ہی اپنی جان دی ہے۔ آپ اپنی عمر کے آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بھی مبارک کرے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور فرمایا:-

"دوست دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ان رشتوں

کو مبارک کرے"

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے جاری ہونیوالے چیک

بعض احباب اور عہدیداران جماعت فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے حق میں جاری شدہ چیک اور ڈرافٹ براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوا دیتے ہیں۔ چونکہ ان پر وصولی کے دستخط سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو کرنے ہوتے ہیں اِس لئے افسر صاحب خزانہ کو وہ چیک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں بھجوانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح طولِ عمل بھی ہوتا ہے اور وقت بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اسلئے احباب اور عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے حق میں جاری شدہ چیک اور ڈرافٹ براہِ راست سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھجوا دیا کریں۔

شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

قیادت تربیت انصار اللہ

دُعا کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پہ نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ ... پوری سوزش اور گداز کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پہ گر جاتی ہے اور اس کا نام دعا ہے اور الٰہی سنّت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۳۴)

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے اغراض و مقاصد

(از محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے بلوچستان)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن
"MEMORANDUM OF ASSOCIATION"
میں اس پاکیزہ ادارے کے جو اغراض و مقاصد لکھے ہیں اُن میں سے دس مقاصد ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں تا احباب کو اس مقدس ادارے کی عظمت سے کما حقہٗ آگاہی ہو سکے۔ وباللہ التوفیق

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے پیش کردہ جدید علم الکلام و فلسفۂ اسلام و تعلیماتِ دینیہ کی روشنی میں عالمی بھائی چارے کو فروغ دینا اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کو آگے بڑھانا!

(۲) دنیا کی مختلف زبانوں میں خدا تعالیٰ کی کامل شریعت "قرآن مجید" کے تراجم کرنا، اور اس کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

(۳) اصول و فلسفۂ اسلام، اسلامی تاریخ و تمدن پر ٹھوس تحقیقی کام کرنا۔

(۴) اسلامی تہذیب و تمدن، قانون فلسفہ، تاریخ، معاشیات، ادب و سائنس ایسے اہم مضامین پر کتب، دو ورقے، اخبارات و رسائل اور اشتہارات کی تالیف و تصنیف طباعت و اشاعت کا ایسا انتظام کرنا جس کے نتیجہ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔

(۵) لائبریریاں اور ریڈنگ روم (دار المطالعہ) قائم کرنا۔

(۶) دنیا کی ایسی مختلف و معروف زبانوں کے سکھانے / پڑھانے کا انتظام کرنا جس کے نتیجہ میں تعلیماتِ اسلامیہ کے سمجھنے / سمجھانے میں آسانیاں پیدا ہوں۔

(۷) جماعتِ احمدیہ کے افراد کی ایسی تربیت کا انتظام کرنا جس کے نتیجہ میں وہ اسلام کے کامیاب و فتح مند مبلغ بن سکیں۔

(۸) واعظین و مبشرین کے لئے جلسوں کا انتظام و انصرام کرنا۔

(۹) ذہین، ہونہار اور لائق افراد کی اعلیٰ تعلیم و ذہنی نشوونما کے لئے قرضہ حسنہ، عطیہ جات اور وظائف کا بندوبست کرنا۔

(۱۰) فاؤنڈیشن کے سرمایہ (راس المال) کو نفع مند کاموں پر لگانا اور حاصل شدہ نفع سے مذکورہ بالا

اور...

دیگر تمام ایسے اصلاحی و فلاحی کام کرنا جو ہمارے محسن آقا حضرت فضلِ عمر مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمائے یا جن کے جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہو۔

ان دس مقاصد سے ہی یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے قیام کی غرض و غایت دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی استواری، ملت کی غمگساری اور بنی نوع انسان کو اسلام کے حیات بخش چشمۂ سرمدی سے سیراب کرنا ہے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔ آمین ثم آمین۔

(۲)

تصویر کے دو رُخ

"تازیانہ عبرت":۔ (انفاق فی سبیل اللہ اور بخل کے متعلق چند ارشاداتِ خداوندی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ولا یحسبن الذین
یبخلون بما اٰتٰھم اللہ
من فضلہ ھو خیرا لھم ط
بل ھو شر لھم سیطوقون
ما بخلوا بہ یوم القیامۃ
(آل عمران آیت ۱۸۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ اس مال کے دینے میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے بخل کرتے ہیں وہ اپنے لئے اس کو ہرگز اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ جن مالوں میں وہ بخل سے کام لیتے ہیں قیامت کے دن اُن کا طوق بنا کر اُن کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

(۲) الذین یبخلون و
یامرون الناس بالبخل
ویکتمون ما اٰتٰھم اللہ من
فضلہ واعتدنا للکٰفرین
عذابا مھینا۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو آپ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں) بخل کرنے کی صلاح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں ایسوں (ناشکر گزاروں) کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (اللہ نے)۔

دوسرا رُخ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن مخیّر کی قدردانی

(۱) مثل الذین ینفقون
اموالھم فی سبیل اللہ
کمثل حبۃ انبتت
سبع سنابل فی کل سنبلۃ
مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف
لمن یشاء واللہ واسع
علیم۔ (البقرہ)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی اس خیرات کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں پیدا ہوئیں اور ہر بال میں سو دانے پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسی طرح برکت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی گنجائش والا اور ہر چیز کے حال سے خوب واقف ہے۔

(۲) یاایھا الذین اٰمنوا
ان تنصروا اللہ ینصرکم
ویثبت اقدامکم۔
(سورۃ محمد)

یعنی اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ (اللہ) تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے دشمنوں کے مقابلہ میں تمہارے قدم جمائے رکھے گا۔

(۳) ان المصدقین والمصدقٰت
واقرضوا اللہ قرضا حسنا
یضٰعف لھم ولھم اجر
کریم۔

ترجمہ:۔ یقیناً صدقہ (خیرات و چندہ) دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے ایک اچھا حصّہ کاٹ کر الگ کر دیا ہے۔ انکے مالوں کو ان کی خاطر بڑھا دیا جائے گا اور انہیں معزز بدلہ دیا جائے گا۔

(۴) الذین ینفقون فی السراء
والضراء والکاظمین
الغیظ والعافین عن
الناس۔ واللہ یحب
المحسنین۔
(آل عمران)

جو لوگ خوشحالی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے نام پر خرچ کرتے ہیں اور غصّہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصوروں سے درگزر کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں (بوجہ اپنے بندوں پر نیکی کرنے کے) کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے پوری جماعتِ احمدیہ کو مالی جہاد میں بیش از پیش خدمات و قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور قدرتِ ثانیہ کے اس تیسرے نورانی دَور میں ہم سب کو خلیفۂ وقت کا فرمانبردار مطیع اور وفادار رکھے۔

آمین ثم آمین

والسلام
محمد حنیف غفرلہ

احباب کی اطلاع کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ الفرقان کا جہاد نمبر طبع ہو گیا ہے۔ خریدار احباب کے نام رسالہ دس تاریخ کو ڈاک سے بھیجا جا رہا ہے۔ اس پرچہ میں نہایت قیمتی اور نادر حوالہ جات کے علاوہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا بھی ایک مبسوط مقالہ شامل ہے۔ اس نمبر کی کچھ زائد کاپیاں بھی طبع کرائی گئی ہیں۔ احباب ایک روپیہ کے حساب سے طلب فرما سکتے ہیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کا ایک لڑکا ایم بی اے (M-B-A) کا امتحان دینے والا ہے اور دوسرے لڑکے کا بی۔ اے کا امتحان ہو رہا ہے۔ ان دونوں کی بابرکت کامیابی کے لئے اور دیگر تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار نسیم سیفی ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ارشد اللہ بھٹی اوورسیر آبپاشی سندھ و بارغ کی اہلیہ خدیجہ بیگم بہت بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی دار الصدر غربی (ب) ربوہ)

علم و عمل کی صحیح اقدار

(مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

انسانی پیدائش کی غرض

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس مقصدِ عظیم کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے لئے اسے مناسب طاقتیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ ان طاقتوں سے پورا پورا کام لے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی استعانت طلب کرتا رہے تو بفضلِ تعالیٰ وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب و کامران ہو جائے گا۔ انسانی خلقت کا مقصد قرآنی آیت ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے۔ یعنی جن و انس کو اسلئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کے کامل عبد بن جائیں یعنی اس کے تابع فرمان ہو جائیں اور ان کی اپنی مرضی کا کوئی دخل باقی نہ رہے۔ اس میں کسی کا استثنے نہیں خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ بعض لوگ اپنی کسی بڑائی یا عہدہ کی فوقیت کی وجہ سے اپنے آپ کو ایک علیحدہ ہستی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے نزدیک سوائے عبودیت یعنی تقوےٰ کے اور کوئی بڑائی کا معیار نہیں اور سب کے ناپنے کا ایک ہی پیمانہ ہے اور اسکے مطابق سب سے سلوک کیا جائے گا۔ اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔ نادان انسان دنیا میں اپنے اختیار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اور خود غرضی اختیار کر کے دوسروں سے غیر مساویانہ بلکہ ظالمانہ سلوک کر دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکومت میں ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ بلکہ مومنوں کو ایک دوسرے پر جو فوقیت حاصل ہوگی وہ بغیر کسی کی حق تلفی کے ان کی نیکیوں کے معیار کے مطابق ہوگی۔ اس دنیا میں ایسی پاکیزہ حکومت کی مثال ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے درخشندہ دور اور بعد میں بعض خال خال نیک سلاطین کے عہد میں نظر آتی ہے یا پھر اس کا احیاء اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے لوگوں کے ذریعہ کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ——— اگر زمانہ کے کسی موڑ پر ہمیں اس میں کوئی کمی نظر آئے تو یہ ان لوگوں کے ذاتی قصور کی وجہ سے ہوگا جو ایمان لانے کا دعویٰ کر کے پورے طور پر اس سے عہدہ برآ نہ ہوئے اور جنہوں نے اتحاد و اجتماعیت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی بجائے اپنی ریشہ دوانیوں اور جلب منفعت و وجاہت کی خاطر اسے پارہ پارہ کر دیا یعنی وہ دین داروں کی راہ کو ترک کر کے شیطان کی انگیخت پر دنیاداری کے پیچھے پڑ گئے اور خسر الدنیا والاٰخرۃ کے مصداق ٹھہرے۔ برخلاف ان کے دیندار لوگوں نے اپنی جانیں تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر کے صداقت اسلام پر مہر ثبت کر دی۔

فتح عدل و انصاف کی ہی ہوتی ہے

ایسی روحانی حکومت جو قلوب کی نہ کہ جسموں کی فتح پر مبنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کو دنیا میں جاری کرنے اور اسکی مخلوق سے للّٰہی محبت اور اس کی بے لوث خدمت کرنے کے لئے قائم کی جاتی ہے اس میں تمام لوگوں کے حقوق جلد سے جلد اور از خود ان تک پہنچکر ادا کئے جاتے ہیں اور پھر بھی معذرت کی جاتی ہے کہ شاید کوئی کوتاہی ہو گئی ہو۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اس کے برعکس وہ لوگ جو خدا تعالےٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ عموماً اپنی ہی خواہشات پوری کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سورہ یوسف کی آیت ولاجر الاٰخرۃ خیر للذین اٰمنوا وکانوا یتقون کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں۔ ”آخر میں فرمایا کہ کفار اپنی موجودہ شان و شوکت کا خیال نہ کریں اس پر غور کریں کہ جو قوم عدل و انصاف کرے اور خدا سے ڈرے انجام کار اس کی فتح ہوتی ہے اور یہ قاعدہ ایسا بدیہی ہے کہ تعجب ہے لوگ اسے کس طرح بھول جاتے ہیں دنیا کو ایک وقت تک دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ ایک لمبے عرصہ تک دھوکا نہیں دیا جا سکتا آخر لوگ اپنے نفع و نقصان کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں کا ساتھ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کا خوف رکھتے ہوئے بنی نوع انسان کی بھلائی کرتے ہیں اور انکی برائی نہیں چاہتے اور اس وقت ظلم کرنے والوں کی حقیقت کھل جاتی ہے خیر کے لفظ سے جس کے معنے زیادہ بہتر کے ہوتے ہیں اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ موجودہ حالت بھی متقی کی زیادہ اچھی ہوتی ہے گو وہ دوسروں کی نظروں سے مخفی ہو کیونکہ بے غرضی سے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنا دل میں ایک ایسی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ باوجود ظاہری کمزوری کے بشاشت اور ایمان ایسے ہی شخص کو نصیب ہوتا ہے برخلاف اسکے خدا تعالیٰ سے دوری اور لالچ اور خود غرضی نا لفتہ عدم اطمینان پیدا کرتی ہے اور حقیقی آرام میسر نہیں آنے دیتی“۔

یہ وہ نیکی و بدی اور خوشی و غمی کے خیالات و حالات ہیں جو انسان اپنے اندر اور باہر پیدا کرتا رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ وہ جنت و دوزخ ہے جو اپنے لئے تیار کرتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سورۃ العصر کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ”یعنی دنیا پر نظر کر کے اور تاریخ عالم پر غور کر کے تمہیں دکھائی دے سکتا ہے کہ ہر طرف گھاٹا ہی گھاٹا اور تباہی ہی تباہی اور جھگڑے ہی جھگڑے پائے جاتے ہیں۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو ان تمام اثرات سے پاک نظر آ سکتی ہے اور وہ مومن انسان ہے جو عمل صالح کرتا ہے اور تواصی بالحق کرتا ہے اور تواصی بالصبر کرتا ہے۔ گویا یہ چار چیزیں ایسی ہیں جو ساری دنیا کے فسادات کا علاج ہیں“

(الفضل مورخہ ۱۲/۳/۶۲)

مسلمانوں کی موجودہ جماعت

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان جو حاملانِ دینِ متین کہلاتے ہیں کیا اس وقت وہ اس حالت پر قائم ہیں۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ سوائے نہایت قلیل تعداد کے نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنا تعلق اب اللہ تعالےٰ سے قطع کر کے غیر اللہ سے قائم کر لیا ہے گو وہ اسے محسوس نہیں کرتے اور باوجود اپنی موجودہ ذہنی اخلاقی اور روحانی پستی کے جو ظاہر و باہر ہے اور جس پر قوم کے کئی درد مند لوگ مثلاً مولانا حالی۔ ڈاکٹر اقبال مرثیہ خوانی کر چکے ہیں۔ اپنی خوش فہمی یا غلط فہمی سے اپنے آپکو اب بھی خدا تعالےٰ کے چنیدہ سمجھتے ہیں حالانکہ دیر سے وہ اپنے پاکیزہ اوصاف جن سے دنیا کے دکھ دور ہو کر امن و امان قائم ہوا تھا کھو کر جہالت۔ مغربیت اور خود غرضی میں کچھ اس قدر مدہوش ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ہوں بھی کیسے؟ جب تک احساس۔ اصول اور اعمال سب کے سب اور درست نہ ہوں اور یہ چیزیں صحیح دینی روح سے ہی پیدا ہوتی ہیں جس کا احیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مجددین کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اس سنت کو پورا کر دیا ہے اور آپ نے موجودہ زمانہ کے عیوب کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح کے گر بتا دئے ہیں اور ایک ایسی نیک اور فعال جماعت کی بنیاد رکھدی ہے۔ جو خود زندہ ہو کر دوسروں کی زندگی کا موجب رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس الٰہی قانون کے ماتحت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین نے اولاً جو محیر العقول تغیر اپنے اور پھر دوسروں کے قلوب میں پیدا کیا اس سے کون واقف نہیں اس پاکیزہ تغیر سے لوگوں کی دینی اور دنیوی حالت یکسر بدل گئی۔ وہ جو گناہ اور دوسروں کی حق تلفی کو ملی راحت کا مشغلہ سمجھتے تھے اور ہر وقت جنگ و جدل میں مشغول رہ کر اور تکالیف و مصائب میں اضافہ کر کے اُن پر عرصہ حیات تنگ کر رہے تھے۔ ان چیزوں سے ایسے کنارہ کش ہوئے اور دوسروں کے لئے انہوں نے ایسا امن و امان کا ماحول پیدا کیا کہ اسکی یاد سے روح وجد میں آجاتی ہے کیا یہ معجزنمائی اور دنیا میں جنت کا نمونہ نہیں؟ برخلاف اسکے جنہوں نے اس کا انکار کیا یا اسے مان کر اس پر عمل نہ کیا ان کی حالت بالکل اسکے برعکس تھی ایسی کہ انسانی شرافت بھی اس پر آنسو بہائے۔ خشیت اللہ کے ماتحت خود احساس کر کے دیانتداری سے اپنے فرائض ادا کرنا یا طوعی طور پر کسی دوسرے بھائی کا ہمدردی سے وقت پر جا کر کام کر دیں اب مسلمانوں میں تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ خود غرضی اور حسد نے انہیں اس طرف سے بالکل غافل کر دیا ہے وہ آنکھیں تو رکھتے ہیں لیکن دیکھتے نہیں۔ کان رکھتے ہیں لیکن سنتے نہیں اور دل و دماغ رکھتے ہیں لیکن صحیح احساس و فکر سے کام نہیں لیتے۔ دوسرے لفظوں میں مادیت اور اخلاق سیئہ نے ان کی تمام لطیف حسوں کو مسخ کر دیا ہے۔ البتہ بکار خود جاہ طلبی اور ناجائز طور پر روپیہ کما کر عیش و عشرت کرنے کے لئے ان کے قومی خوب کام کرتے ہیں۔ لیکن عموماً ان چیزوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی جاتی (باقی)

اعلان نکاح

خاکسار کے برادرِ نسبتی عزیزم غلام معین الدین صاحب چغتائی ابن رفیع الدین صاحب چغتائی کا نکاح عزیزہ امۃ العظمت صاحبہ بنت ملک عبدالرحمن صاحب ۱۳ اسلم ٹاؤن لاہور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱/۳/۶۲ کو ۱۳ اسلم ٹاؤن میں پڑھا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی اور دنیوی طور پر باعث برکت کرے۔ آمین

(محمد یار بلوچ واقف زندگی ڈاک کنجوانی لائلپور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد روزنامہ "الفضل" کے بارہ میں

ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۱۹۵۴ء میں بر موقعہ جلسہ سالانہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اول "الفضل" کا مقام ہے اور یہی حقیقت ہے الفضل ایک روزنامہ ہے جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں اور احباب کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے"۔

اسی طرح حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قسم کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود اپنے ہاں روزنامہ الفضل جاری فرمائیں بلکہ غیر از جماعت عزیزوں اور دوستوں کے نام اپنی طرف سے الفضل جاری کرا کر انکی روحانی تشنگی بجھائیں۔ اس طریق سے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔

(مینیجر الفضل)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ آزاد کشمیر فورسز میں لیگو لیکشن

شرائط:۔ باشندہ آزاد کشمیر درجہ اول۔ میٹرک۔ عمر ۶۶-۱-۱ کو ۱۷ تا ۲۸

فارم درخواست و ہدایات رے کے آر ایف (تی R.R.O.A) سینٹر اوجھری کیمپ راولپنڈی یا منسٹری آف ڈیفنس آزاد گورنمنٹ ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد یا ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ یا آزاد کشمیر کے کسی کالج سے لیں۔

درخواستیں ۶۶-۷-۲۰ تک اے کے آر ایف سنٹر کو ارسال ہوں (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۹)

۲۔ سہگل فاؤنڈیشن ان لینڈ میرٹ سکالرشپس } برائے پوسٹ میٹرک تعلیم سائنسز وآرٹس۔ انجینئرنگ (بی۔ ایس سی

ایم ایس سی) آرکیٹیکچر میڈیسن۔ کامرس (بی کام، ایم کام) اینیمل ہسبنڈری۔ ایگریکلچر (بی ایس سی، ایم ایس سی) پولی ٹیکنک انجینئرنگ۔ بی ڈی ایس۔ بی فارمیسی۔ ہوم اکنامکس ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی (بی ایڈ)۔

فارم درخواست سیکرٹری سہگل فاؤنڈیشن ۱۵ ایجرٹن روڈ لاہور سے ۵۰ پیسے کی ٹکٹیں ڈاک ۶۶-۷-۲۰ تک بھیجکر طلب ہوں درخواستیں بنام سیکرٹری ۶۶-۷-۳۱ تک (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۹)

۳۔ سہگل فاؤنڈیشن اوورسیز سکالرشپس } برائے مندرجہ ذیل مضامین (۱) اکنامکس (۲) فزکس (۳) کیمسٹری (۴) ایگریکلچر (۵) الیکٹریکل انجینئرنگ (۶) کیمیکل انجینئرنگ۔ ہر مضمون کے لئے ۲ وظیفہ

شرائط: فرسٹ کلاس ماسٹرس ڈگری۔ بصورت الیکٹریکل وکیمیکل انجینئرنگ فرسٹ کلاس بی ایس سی بھی زیر غور آئیں گے۔

فارم درخواست دفتر سیکرٹری سہگل فاؤنڈیشن ۱۵ ایجرٹن روڈ لاہور سے ۵۰ پیسے کی ٹکٹیں بھیجکر ۶۶-۷-۲۰ تک طلب ہو۔ درخواستیں بنام سیکرٹری ۶۶-۷-۳۱ تک۔ (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۹)

۴۔ ٹیلی ویژن پروموٹرس کمپنی میں ضرورت } پراجیکٹ آفیسرس (۱) پراجیکٹ آفیسرس (۲) اسسٹنٹ پراجیکٹ آفیسرس (۳) ٹیلی ویژن انجینئرس (۴) ٹیکنیشنز (۵) الیکٹریشنز (۶) مکینکس۔

درخواستیں ۶۶-۷-۱۵ تک بنام ایگزیکٹو ڈائرکٹر پی او بکس نمبر ۲۳ ۔ راولپنڈی (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۹)

۵۔ داخلہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (طبقہ تعلیم ۵) } واقعہ ڈیفنس روڈ۔ داخلہ ۶۶-۸-۱ سے شروع عمر ۱۶ تا ۲۵

تعلیمی سندات لیکر ۶۶-۷-۳۱ تک امیدواران پرنسپل سے ملیں (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۵)

۶۔ ڈائرکٹ شارٹ سروس کمیشن برائے سائیکالوجسٹس } شرائط: سیکنڈ کلاس ماسٹرس ڈگری سائیکالوجی۔ عمر ۶۶-۷-۳۱ کو ۲۳ تک فارمیں اے جی برانچ (پی اے ۔ ۳) جی ایچ کیو۔ راولپنڈی سے۔ درخواستیں ۶۶-۷-۳۱ تک پانچ روپے کے پوسٹل آرڈر اور دو مصدقہ نقول پاسپورٹ سائز فوٹو نقل سند میٹرک و نقول دیگر سندات کے ساتھ جی ایچ کیو کو (پ۔ ٹ ۶۶-۷-۵)

(ناظر تعلیم)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک — اور — لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

(۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بیرونی ممالک کی جن لجنات اماء اللہ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۲۔	مسز فاطمہ الیاس ناصر صاحب دہلوی	لندن	۱۵-۰۰ پونڈ
۲۳۔	مسز عبدالرحمٰن خان صاحب	"	۱۵-۰۰ "
۲۴۔	مسز سلام صاحبہ	"	۱۵-۰۰ "
۲۵۔	مسز سعید احمد صاحب باجوہ	"	۱۵-۰۰ "
۲۶۔	مسز احمد یعقوب صاحب	"	۱۵-۰۰ "
۲۷۔	مسز اشرف صاحبہ	"	۱۵-۰۰ "
۲۸۔	مس منیرہ اشرف صاحبہ	"	۱۵-۰۰ "
۲۹۔	مسز کشور رشید صاحبہ	"	۱۵-۰۰ "
۳۰۔	مسز گلزار صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ	"	۱۵-۰۰ "
۳۱۔	مسز عائشہ یونس صاحبہ	"	۱۰-۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

اس سال انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سالانہ صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ اسلئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ وہ ہر قسم کا صنعتی کام خوبصورت اور نئے ڈیزائنوں سے تیار کروائے۔ عہدیداران کا فقط یہ کام نہیں کہ کہدیں کہ سلائی بنا دو بلکہ اپنی محنت اور عقل سے کوشش کریں کہ لاگت کم آئے اور چیزیں اچھی باذوق تیار ہوں اور لوگ زیادہ سے زیادہ خریدنے پر مجبور ہوں تا وہ کمی پوری ہو سکے جو اس سال نمائش نہ لگانے کی وجہ سے بجٹ میں آئی ہے۔

(سیکرٹری نمائش)

نصرت انڈسٹریل سکول تعطیلات میں کھلا رہے گا

حسب سابق اس سال بھی تعطیلات کے دنوں میں نصرت انڈسٹریل سکول کھلا رہے گا مندرجہ ذیل کام سکھائے جائیں گے۔

(۱) کتائی (۲) مشین ایمبرائڈری (۳) ہینڈ ایمبرائڈری۔ ربوہ کی لڑکیاں اس کلاس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں — تشریف لا کر معلومات حاصل کر کے اپنے نام درج کروا جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقرر سکرٹریان مقامی فضل عمر فاؤنڈیشن

حسب ذیل احباب کو متعلقہ مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا گیا عہدیداران متعلقہ نوٹ فرمالیں۔

نمبر شمار	نام جماعت	اسمائے سکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن
۱	ڈھاکہ	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ڈپٹی مینیجر ماڈرن موٹرز ڈھاکہ
۲	چاٹگام	مکرم محمود احمد صاحب حیدرآبادی
۳	اسلام آباد	مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب
۴	لائل پور	مکرم چوہدری احمد الدین صاحب
۵	کوئٹہ	مکرم قاضی شریف الدین صاحب

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ اور چیٹ نمبر خوشخط لکھا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ: منددرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۰۱:- میں رقیہ بیگم زوجہ معین الدین قوم شیخ سہگل پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ کڑے چار عدد وزن ۴½ تولے
کانٹے دو جوڑے وزن ۱½ تولے
انگوٹھی تین عدد وزن ایک تولہ
ٹکہ ایک عدد وزن ایک تولہ۔

کل وزن ۸ تولے جس کی قیمت ایک ہزار روپے ہے نقد سات روپے حق مہر بذمہ خاوند چودہ صد روپے کل رقم -/۲۳۰۰ روپے بنتی ہے میں اپنے زیورات اور حق مہر اور نقد روپے کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ: رقیہ بیگم زوجہ معین الدین محلہ دارالیمن۔ ربوہ
گواہ شد:- محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد:- رحمت علی موصی محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۳۰۲:- میں سردار عبدالقادر ولد سردار مصباح الدین صاحب قوم ساہی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاک خانہ چنیوٹ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۹/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۵ روپے ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد: سردار عبدالقادر ولد مصباح الدین مصباح منزل گڑھا محلہ چنیوٹ
گواہ شد:- مصباح الدین۔ مصباح منزل گڑھا محلہ چنیوٹ۔
گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چنیوٹ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۳۰۳:- میں سعیدہ بیگم زوجہ سردار عبدالقادر قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاک خانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:-

کانٹے طلائی وزنی ۱ تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپے انگوٹھی طلائی وزنی ۱/۲ ماشہ مالیتی -/۴۲ روپے لاکٹ طلائی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۷۰ روپے میں اپنی اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:- بیگم زوجہ سردار عبدالقادر مصباح منزل گڑھا محلہ چنیوٹ
گواہ شد:- سردار عبدالقادر خاوند موصیہ مصباح منزل محلہ گڑھا چنیوٹ
گواہ شد:- سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا چنیوٹ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۳۰۴:- میں امین الدین طاہر ولد رحمت علی قوم سندھو جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے والدین کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- امین الدین طاہر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد:- محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد:- رحمت علی والد موصی محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۱۸۳۰۵:- میں مولوی علی احمد مولوی فاضل ولد میاں محمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۶۷ سال بیعت مارچ ۱۹۱۱ء ساکن دوالمیال ڈاک خانہ دوالمیال ضلع جہلم مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان ہے جو میری ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

تفصیل جائداد ایک مکان جس کی قیمت مروجہ تین ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۱۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:- مولوی علی احمد ولد میاں محمد خان
گواہ شد:- بابو نور الٰہی ولد غلام محمد نزد مسجد اہل رشوہ دوالمیال ضلع جہلم
گواہ شد:- عبدالکریم دوالمیال۔ ضلع جہلم۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق روزنامہ الفضل ربوہ مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتے وقت تین باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے!

بشاشتِ قلب کے ساتھ خرچ کیا جائے۔ مال کا بہترین حصہ خرچ کیا جائے۔ احسان نہ جتلایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ تم میں سے کون ہے جو اپنے مال کا ایک عمدہ حصہ کاٹ کر اللہ تعالیٰ کو دے تا کہ وہ اسے خود دینے والے کے فائدہ کے لئے بڑھائے اور اسے ترقی دیتا چلا جائے۔

اس آیت میں نہایت لطیف پیرایہ میں مومنوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اموال خرچ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اوّل تو ہم تم سے سارا مال نہیں مانگتے بلکہ مال کا صرف ایک حصہ مانگتے ہیں اور پھر مانگتے بھی اس لئے ہیں کہ تم ایک روپیہ دو تو تمہیں اس کا دس گنا اجر دیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے کا اس سے زیادہ سہل اور آسان طریق اور کیا ہو سکتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان جب خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرے تو اسے تین باتیں خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ اوّل اس کے دل میں صدقہ و خیرات کرتے وقت کوئی انقباض پیدا نہ ہو بلکہ وہ پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس میں حصہ لے دوم جسے کوئی چیز دی جائے اس پر احسان نہ جتایا جائے اور نہ اس کے نتیجہ میں اس پر کوئی ناواجب بوجھ ڈالا جائے بلکہ یہ سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس نیکی کی توفیق دے کر درحقیقت مجھ پر احسان کیا ہے سوم جو چیز دی جائے وہ اپنے مال کا بہترین حصہ ہو یہ تینوں امور مندرجہ ذیل آیتوں سے مستنبط ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ منافقوں کے متعلق فرماتا ہے وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ (توبہ آیہ ۵۴) وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کراہت اور ناپسندیدگی کے ساتھ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَا اَذًی (بقرہ ۲۶۳)

مومن وہ ہیں جو اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد ذلّت کے رنگ میں دوسروں پر احسان جتلاتے ہیں اور نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں پھر فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۹۳)

تم کامل نیکی کا مقام ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خرچ نہ کرو۔

پس مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کون ہے جو اپنے مال کا اچھے سے اچھا ٹکڑا الگ کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے جس کے دیتے وقت نہ تو اس کے دل میں انقباض پیدا ہو اور نہ اس کے بعد وہ دوسروں پر احسان جتلائے یا ان کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا موجب بنے اور یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ ایسا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کا بہتر سے بہتر اجر عنایت فرمائے گا۔ اور ان کا ایک ایک عمل ان کے لئے ہزاروں برکات کا موجب ہو گا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بخارسٹ ۸ جولائی۔ روس اور مشرقی یورپ کے چھ ملکوں نے شمالی ویٹ نام کو رضا کار بھیجنے کی پیش کش کی ہے بشرطیکہ شمالی ویٹ نام کی حکومت رضا کار بھیجنے کی خود درخواست کرے۔ اس امر کا اعلان اس اعلامیہ میں کیا گیا ہے جو معاہدہ وارسا میں شریک ملکوں کی کانفرنس کے اختتام پر کل بخارسٹ میں جاری کیا گیا۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ہنوئی اور ہائی پھونگ کے گردو نواح میں امریکی بمباری کے بعد ویٹ نام میں جنگ کی نوعیت بدل گئی ہے اور ضروری ہو گیا ہے کہ معاہدہ وارسا کے ممالک شمالی ویٹ نام کو دفاعی امداد دیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ وہ شمالی ویٹ نام پر اپنے حملے بند کر دے اور جنوبی ویٹ نام سے اپنی تمام فوجیں اور فوجی اڈے ہٹا لے۔

المقرہ ۸ جولائی: عراق نے قبرص کے متعلق ترکی کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا ہے عراق کے وزیر اعظم جناب عبدالرحمٰن البزاز اور ترکی کے لیڈروں کے درمیان مذاکرات کے بعد جو مشترکہ اعلان بغداد اور انقرہ سے ایک ساتھ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ عراق ترکی کے موقف کی پوری پوری حمایت کرتا ہے۔

ماسکو ۸ جولائی۔ روس کا دورہ کرنے والے پاکستانی وفد کے قائد ایئر مارشل نور خان نے کہا ہے کہ روسی وزیر دفاع اور دوسرے روسی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے دوران آپس میں اعتماد اور مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ ایئر مارشل نور خان ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا ہم نے پہلی ہی ملاقات میں اتنی باتیں طے کر لی ہیں کہ بالعموم اتنی باتیں طے کرنے کے لئے کئی ملاقاتیں درکار ہوتی ہیں۔

سری نگر ۸ جولائی سری نگر کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں صادق حکومت کے خلاف مہم زور پکڑتی جا رہی ہے بخشی غلام محمد عنقریب اپنے ساتھیوں کا ایک کنونشن بلا رہے ہیں۔ تا کہ صادق حکومت کے خلاف مہم کو منظم طور پر چلایا جا سکے۔

نئی دہلی ۸ جولائی کل بھارت میں ڈیڑھ دو دن کے قریب ایک مسافر بس کھڈ میں گر گئی جس سے پندرہ مسافر ہلاک اور اٹھارہ زخمی ہو گئے۔

ڈھاکہ ۸ جولائی کل مشرقی پاکستان کے آٹھ دریاؤں میں پانی اتر گیا دوسرے دریاؤں میں پانی برابر چڑھ رہا ہے

راولپنڈی ۸ جولائی مغربی جرمنی کی ہاکی ٹیم پاکستان کے تین ہفتے کے دورہ پر یہاں آ رہی ہے۔ پروگرام کے مطابق ٹیم ۲۰ ستمبر کو پاکستان پہنچے گی۔

ڈھاکہ ۸ جولائی: مشرقی پاکستان میں چھ نئے بجلی گھر بنائے جائیں گے ان کے لئے مشینری ولندیز روس۔ فرانس۔ جرمنی چیکوسلواکیہ اور اٹلی مہیا کریں گے

ڈھاکہ ۸ جولائی۔ آج چھ دن کے وقفہ کے بعد مشرقی پاکستان اسمبلی کا پھر اجلاس ہو رہا ہے۔ اجلاس میں بعض آرڈیننس توثیق کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

جکارتہ:- ۸ جولائی۔ انڈونیشیا کے فوجی لیڈر جنرل سوہارتو نے کہا کہ میرا ملک جنوب مشرقی ایشیا میں کسی بھی قسم کے فوجی معاہدے کے خلاف ہے۔ وہ کل واشنگٹن کے ایک اخباری نمائندہ سے بات چیت کر رہے تھے۔

دارالسلام:- ۸ جولائی حکومت تنزانیہ نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ تنزانیہ اور چین دونوں ملکوں کی بندرگاہوں کے درمیان بحری جہاز چلانے کے لئے ایک مشترکہ جہاز ران کمپنی بنائیں گے۔ دونوں ملک دس دس ہزار ٹن وزنی جہاز دیں گے۔

کراچی ۸ جولائی۔ صدر ایوب آج دوپہر کراچی پہنچ رہے ہیں۔ صدر ایوب کراچی میں تقریباً ایک ہفتہ قیام کریں گے۔